فتوی نمبر:[۵۹۳] بسم اللہ الرحمن الرحیم تاریخ:[۲۰۲۴/۱۱/۲۶]

میت کے حوالے سے سالانہ دینی پروگرام کروانا

سوال

آج کل کچھ اہلحدیث اپنے کسی عزیز کی وفات کے تقریبا ایک سال بعد دینی پروگرام اور محفل کا انعقاد اور کھانے وغیرہ کا اہتمام کرتے ہیں، اور کچھ آئندہ رمضان میں دینی پروگرام اور جلسہ کرواتے ہیں، کیا میت کی طرف سے ایسے پروگرامز کروانا اور ایصال ثواب کا یہ طریقہ کار شرعا درست ہے؟

جواب

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده!

میت کے ایصال ثواب کے لیے اکٹھا ہونا، کھانوں کا اہتمام اور اس طرح کے پروگرام ترتیب دینا چاہے اگلے دن، تیسرے دن، ساتویں دن، چالیسویں دن یا سال بعد ہو۔ یہ عمل قرآن وسنت سے ثابت نہیں ہے اور خیر وبھلائی قرآن وسنت کی اتباع وپیروی میں ہی ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ". [صحیح مسلم:۱۷۱۸]

’جس نے ہمارے اس امر (دین) میں کوئی ایسی نئی بات شروع کی جو اس میں نہیں تو وہ مردود ہے‘۔

ایک اور حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"من عمل عملا ليس عليه أمرنا فهو رد". [صحیح مسلم:۴۴۹۳]

”جس نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ عمل مردود ہے“۔

نہ تو یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تھا اور نہ ہی آپ کے خلفائے راشدین کا طریقہ تھا کہ فوت شدگان کے لیے اکٹھ کیا جائے، کھانے کا اہتمام، محفلیں اور ان کی برسیاں منائی جائیں۔

نبی کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ".[سنن ابوداود:۴۶۰۷]

”تم میری سُنت اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو اپنائے رکھنا، اور اسکو خوب مضبوطی سے تھامنا، بلکہ ڈاڑھوں سے پکڑے رکھنا، اور نئی نئی بدعات واختراعات سے اپنے آپ کو بچائے رکھنا، بلاشبہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے“۔

اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح طور پر ثابت ہے کہ آپ خطبہ جمعہ میں فرمایا کرتے تھے:

"إِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ ، وَخَيْرُ الْهُدَى هُدَى مُحَمَّدٍ ، وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا ، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ". [صحیح مسلم:۲۰۰۵]

’یقیناسب سے بہتر بات اللہ تعالی کی کتاب ہے، اور سب سے بہتر طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے، اور سب سے برا کام ایجاد کردہ بدعات ہیں، اور ہر بدعت گمراہی ہے‘۔

سیدنا جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"كُنَّا نَعُدُّ الِاجْتِمَاعَ إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ وَصَنِيعَةَ الطَّعَامِ بَعْدَ دَفْنِهِ مِنَ النِّيَاحَةِ".(مسند احمد:۶۹۰۵)

’ہم میت کو دفن کردینے کے بعد اہل میت کے ہاں جمع ہونے اور (ان جمع شدہ لوگوں کے لیے) کھانا پکانے کو نوحہ میں سے شمار کرتے تھے‘۔

یہ نوحہ کی ایک قسم ہے، اس لیے میت کے حوالے سے اس طرح کے پروگرام اور جلسوں کا انعقاد شرعا درست نہیں ہے۔

اس کے علاوہ ویسے دینی پروگرام کا انعقاد کروایا جائے اور پھر اس میں اپنے فوت شدگان کے لیے دعا کروا لیں تو یہ عمل شرعا جائز اور ثابت ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح احادیث میں مسلمان کو فوت ہونے کے بعد فائدہ دینے والی اشیاء بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"إِذَا مَاتَ ابنُ آدم انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أو عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ".[صحیح مسلم:۴۲۲۳]

”جب انسان فوت ہو جاتا ہے، تو اس کے سارے عمل منقطع ہو جاتے ہیں، سوائے تین چیزوں کے: صدقہ جاریہ، یا نفع مند علم، یا نیک اور صالح اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے“۔

ابو اسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی دوران بنو سلمہ کا ایک شخص آپ کے پاس آیا اور عرض کیا:

"يا رسول الله، هل بقي من بر أبوي شيء أبرُّهما به بعد موتهما؟".

اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ کی وفات کے بعد ان کے ساتھ حسن سلوک کی کوئی صورت ہے؟

آپ نے فرمایا:

"نعم، الصلاة عليهما، والاستغفار لهما، وإنفاذ عهدهما من بعدهما، وصلة الرحم التي لا توصل إلا بهما، وإكرام صديقهما".

’ہاں ہے، ان کے لیے دعا اور استغفار کرنا، ان کے بعد ان کی وصیت کو نافذ کرنا، جو رشتے ان کی وجہ سے معرض وجود میں آئے، انہیں برقرار رکھنا، ان کے دوستوں کی خاطر مدارات کرنا‘۔[سنن أبي داود:۵۱۴۲، سنن ابن ماجۃ:۳۶۶۴]

ایصالِ ثواب کا مسنون طریقہ یہی ہے۔ اس کے علاوہ جتنے طریقے ہمارے ہاں رائج ہو گئے ہیں، قرآن وسنت میں، یا عہدِ نبوی اور عہدِ صحابہ میں ایسی کسی سرگرمی کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں کئی ایک صحابہ کرام اور صحابیات دنیا سے رخصت ہوئیں، آپ نے ان کے لیے کفن، دفن، نمازِ جنازہ اور دعا کا اہتمام کیا، جس کی تفصیلات کتبِ احادیث میں موجود ہیں۔ وہاں کہیں بھی قبرستان یا میت کے گھر یا اس سے ہٹ کر کسی جگہ ایسی کوئی محفل و مجلس منعقد کرنے کا ذکر نہیں، جس قسم کی سرگرمیاں آج ہمارے ہاں ایصالِ ثواب وغیرہ کے نام پر منعقد کی جاتی ہیں۔

بلکہ اس قسم کی رسوم ورواج ہندو مذہب سے دیکھا دیکھی مسلمانوں میں سرایت کر گئی ہیں، جیسا کہ ہندو سے مسلمان ہونے والے بزرگ مولانا عبید اللہ مالیر کوٹلوی نے اپنی کتاب (تحفۃ الہند، ص:۱۸۸) میں لکھا ہے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

مفتیانِ کرام

فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبد الستار حماد حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ محمد إدریس اثری حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبد الحنان سامرودی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ ابو عدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

لجنة العلماء للإفتاء
ULAMA FATWA COUNCIL